بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

تحریکِ جدید کے بانوے ویں سال میں پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ

اور ترانوے ویں (۹۳) سال کے آغاز کا اعلان

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 06/نومبر 2026ء ۶/نبوت ۱۴۰۵ ھش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت طلحہؓ نے اپنا سب سے قیمتی باغ جس کا نام بیرُ حَاء تھا آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا کہ یہی میری سب سے پیاری جائیداد ہے۔ اس کے علاوہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ بہت سے صحابہؓ تھے کہ جو جب بھی مالی قربانی کی تحریک ہوتی اس میں پیش پیش رہتے اور اپنا مال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور یہ روشن ستارے آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دَور آیا تو اس دَور میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریکات پر صحابہؓ نے بھی قربانیاں دیں اس لیے کہ آپؑ نے صحابہؓ کو ان قربانیوں کا ادراک عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا... بات

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔

حضورانور نے فرمایا: یہ وہ روح ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی۔آپؑ کے صحابہؓ بھی قربانیوں میں اتنے بڑھ گئے کہ آپؑ کو کہنا پڑا کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے مشکل سے چادر یا پاجامہ میسّر آتا ہے اور اخلاص و وفا اور ارادت اور محبت دیکھ کر طبیعت میں حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔آپؑ نے جو تبدیلی پیدا فرمائی اس کی کوئی اَور مثال نظر نہیں آتی۔

آج قربانی کی روح کا ادراک جتنا احمدی کو ہے کسی اَور کو نہیں۔آج ہمیں ایسی مثالیں جماعت میں نظر آتی ہیں۔ بہت سے ہیں جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں۔صرف ایم ٹی اے پر تصویر دیکھ لی یا آواز سن لی مگر اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔دنیا ان لوگوں کو نہیں جانتی یہ لوگ بظاہر کم تعلیم یافتہ ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک مثال گواڈیلوپ ایک نَو احمدی کی ہے جو حال ہی میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شامل ہوئے اور مجھ سے بھی ملے ۔ یہاں دیکھا کہ جماعت کس طرح کام کر رہی ہے۔انہیں بتایا گیا کہ جماعت کا مالی نظام بھی ہے اور اس طرح لوگ چندے دیتے ہیں اور اس سے اشاعت اسلام کا کیا کیا کام ہو رہا ہے۔ان قربانیوں کے مصارف کے متعلق جب ان کو بتایا گیا تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں نے جلسہ سالانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جماعت کس طرح ان اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔مشنری صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کا ایک اَور ایمان افروز پہلو یہ ہے کہ جب تحریک جدید کے چندہ کا آخری دن تھا تو میرے پاس آئے کہ میرا چھ سالہ بیٹا ہے۔یہ اس کی طرف سے چھ یورو چندہ ہے۔کہتے ہیں میں اپنے بیٹے کو بتاتا تھا کہ جماعت کیسے قربانیاں کرتی ہے۔میں اس کو پارک لے کر گیا جھولوں کی ٹکٹ لینے لگا تو اس نے کہا کہ میں آج جھولوں پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ یہ پیسے میری طرف سے اللہ کے راستے میں دے دیں۔یہ بظاہر معمولی رقم ہے لیکن اس بچہ کی طرف سے عظیم قربانی ہے۔

گنی کناکری کا ایک واقعہ ہے کہ تولا صاحب ایک احمدی ہیں جو بہت غریب ہیں۔انہوں نے اپنا تحریک جدید کا چندہ تیس ہزار فرانک لکھوایا۔کہتے ہیں کہ میری بیٹی کی شادی بھی تھی۔مَیں نے اس کے لیے رقم جمع کی ہوئی تھی۔اسی دوران معلم صاحب چندہ لینے آ گئے۔میں نے شادی کے لیے جمع کی گئی یہ رقم ان کو دے دی کہ چندہ میں شامل کر لیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا بھی ایسا احسان ہوا کہ میرا ایک بیٹا جو لمبے عرصے سے فرانس جانے کے لیے گھر سے نکلا تھا اور اس کا کچھ پتہ نہیں تھا بلکہ اس کو اتنی دیر ہو گئی تھی کہ ہم سمجھتے تھے کہ وہ راستے میں کہیں خدانخواستہ فوت ہو چکا ہے۔اچانک

ایک دن اس کی کال آئی اور اس نے بتایا کہ میں فرانس پہنچ گیا ہوں اور یہ بھی بتایا کہ میں آپ کے اخراجات کے لیے ایک بڑی رقم آپ کو بھجوا رہا ہوں۔تو کہتے ہیں کہ اس بات سے میرے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا کہ چندہ کی وجہ سے ایک تو مجھے اپنے بیٹے کی خبر مل گئی اور اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھ کر مجھے رقم بھی واپس کر دی۔

ارجنٹائن کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مخلص احمدی ہیں ناصر ارکیونس صاحب جو ارجنٹائن کے پہلے لوکل احمدی ہیں۔ ملک کے معروف صحافی تھے لیکن کچھ سال سے معذور ہو چکے ہیں۔ ان کی فیملی مستقل مالی تنگی کا سامنا کر رہی ہے۔بعض اوقات دوائی کے لیے بھی پیسے نہیں ہوتے۔مربی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے ان کو کہا کہ آپ کے حالات تو ایسے نہیں کہ چندہ دے سکیں لیکن اگر برکت کے لیے کچھ دینا چاہیں تو دے دیں۔اس بات کو سن کر موصوف نے چند دن بعد خود رابطہ کیا اور بتایا کہ مَیں نے جماعتی اکاؤنٹ میں چندہ کی رقم بھیج دی ہے۔دیکھا گیا تو انہوں نے پچیس ڈالر کی رقم بھیجی تھی۔یہ معمولی رقم ہے لیکن ان کے ذاتی حالات کے پیش نظر یہ غیر معمولی قربانی تھی۔

بینن کا واقعہ ہے کہ ایک نَو احمدی جنہوں نے عیسائیت سے احمدیت قبول کی تھی۔ان کی چھوٹی سی دکان ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے پاس دس ہزار فرانک رقم تھی۔میری بیٹی میرے پاس آئی کہ سکول انتظامیہ نے سکول سے نکال دیا ہے کہ فیس نہیں دی۔میں سکول کی فیس دینے کی تیاری کر رہا تھا۔اسی دوران معلم صاحب تحریک جدید کے حوالے سے آئے۔مَیں نے وہ رقم چندے میں دے دی۔اللہ کا ایسا فضل ہوا کہ اس روز اس کے بعد اتنے گاہک آئے کہ دو لاکھ فرانک قیمت کے مال کی فروخت ہوئی اور بہت منافع ہوا۔چنانچہ میں نے اسی روز فیس بھی ادا کی۔

بہت سارے لوگ واقعات لکھتے ہیں کہ ہم مالی قربانیاں کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔دعا کے لیے مجھے بھی لکھتے رہتے ہیں۔ان قربانیوں کی وجہ سے ان کے بگڑے ہوئے کام سنور جاتے ہیں، بچوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

کینیڈا سے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ لکھتی ہیں کہ ایک لجنہ ممبر اپنا نام نہ ظاہر کرتے ہوئے بتاتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کیا ہے۔گذشتہ سال جو میں نے خطبہ دیا تو اس میں مَیں نے حضرت اماں جانؓ کی مثال دی کہ وہ شروع میں اپنا وعدہ لکھواتیں اور پھر پورا بھی کر دیتیں۔وہ کہتی ہیں کہ میں نے سوچا اس پر عمل کروں اور اپنا وعدہ لکھوا دیا اور ادا بھی کر دیا جو کہ دو ماہ کی تنخواہ کے برابر تھا۔پھر اللہ کی برکات کا مشاہدہ کیا جیسے کوئی چھپا ہوا خزانہ مل گیا ہے۔بہت سارے رُکے ہوئے کام ہو گئے۔ایک گھر بڑی اچھی قیمت میں بِک گیا۔دوسری جگہ نیا گھر خریدنے کی توفیق مل گئی۔

روس کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک مخلص قربانی کرنے والے احمدی ہیں۔انہوں نے ایک روز نماز جمعہ کے بعد ایک مناسب رقم مجھے دی۔میں نے کہا کہ آپ کا کوئی بقایا نہیں ہے۔کہنے لگے کہ میں اپنے آبائی ملک گیا تھا اور واپس

ماسکو آیا ہوں تو مجھے دوسرے ملک کے مسافروں کے ساتھ ایئرپورٹ پر روک لیا گیا۔ پہلے بھی امیگریشن حکّام بڑی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لوگوں کو روک کر واپس بھیج دیتے ہیں۔ میرا دھیان گیا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہمیشہ کام ہوا ہے۔ مَیں نے عہد کیا کہ اگر مجھے واپس نہ بھیجا گیا تو اپنے ملک جانے کی ٹکٹ کے برابر رقم خدا کی راہ میں دوں گا۔ آخر پر مجھے چھوڑ دیا گیا اور میں اپنے وعدے کے مطابق یہ رقم دے رہا ہوں۔

اللہ کے فضل سے تحریک جدید کا بانواں 92 سال 31/اکتوبر کو ختم ہوا۔ اب یکم نومبر سے ترانواں 93 سال شروع ہو گیا ہے اور جماعت نے اس سال میں جو گزرا ہے تحریک جدید کی مد میں 20.28 ملین کی قربانی کی توفیق پائی ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں 7 لاکھ 27 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہیں۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی گزشتہ سال کی نسبت چھیالیس ہزار چھ سو سولہ 46616 کا اضافہ ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے مجموعی وصولی کے لحاظ سے ممالک کی پہلی دس جماعتوں کی پوزیشن کا ذکر فرمایا جس میں برطانیہ پہلے نمبر پر ہے۔ پھر ہندوستان کے دس صوبہ کی پوزیشن کا ذکر فرماتے ہوئے پہلے نمبر پر صوبہ کیرالہ اور پھر 10 جماعتوں کی علی الترتیب پوزیشن کا اعلان فرمایا کہ حیدرآباد نمبر ایک ہے۔ پھر کوئمبٹور (تامل ناڈو) پھر نمبر تین پہ قادیان ہے پھر کالی کٹ ہے۔ میلا پالم ہے۔ بنگلور ہے۔ کیرنگ ہے۔ کیرولائی ہے۔ کلکتہ ہے اور کنور ٹاؤن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تحریک جدید کے چندوں سے افریقہ کی 7,601 مساجد، 2400 مشن ہاؤسز اور مبلغین و معلمین کے اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ نصرت جہاں اسکیم کے تحت 13 ممالک میں 620 اسکول اور 14 ممالک میں 41 ہسپتال و کلینک خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹیوں، وظائف، 26 ریڈیو اسٹیشنز، ایم ٹی اے اسٹوڈیوز اور دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغی و تعلیمی منصوبوں کی مالی معاونت کی جاتی ہے۔ یہ تمام عظیم خدمات احباب جماعت کی مخلصانہ مالی قربانیوں سے جاری ہیں، جن کے محدود وسائل سے غیر معمولی نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

تحریک جدید اور دیگر مرکزی چندوں کے ذریعے جماعتی اخراجات پورے ہوتے ہیں، جو احباب کی مخلصانہ قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور انہیں بہترین جزا سے نوازے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔